مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی
خانقاہ مدنی۔ اٹک شہر

اکابر کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خالق کائنات نے دین حق کی آبیاری کے لئے جن پاکیزہ نفوس کو چنا ان میں جماعت علماء دیوبند ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ دین حق کے ہر شعبے میں ان کی خدمات جلیلہ مسلمہ ہیں ان میں مفسیر بھی ہیں محدث بھی، منتظم بھی ہیں، مدریس بھی، زاہد بھی ہیں مجاہد بھی، باطل، کے لئے للکار بھی ہیں اور شب زندہ دار بھی۔ خطیب و ادیب بھی ہیں۔ حکیم و طبیب بھی، مجاہد فی سبیل اللہ بھی ہیں داعی الی اللہ بھی۔ غرض ہمہ صفت موصوف شخصیات ہیں مگر جو وصف ان تمام صفات کو عروج اور کمال تک پہنچانے والا اور اسمیں نورانیت پیدا کرنے والا ہے وہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ محبت و عشق ہے اس میدان میں بھی یہ پاکیزہ لوگ بحمد للہ و بکرمہ سب سے آگے نظر آتے ہیں۔

ذیل میں زمانہ ء حال کی صرف ایک شخصیت کے چند واقعات عرض کئے جاتے ہیں جنکا نام نامی اسم گرامی حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی رحمتہ اللہ علیہ ہے آپ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید اور امام الاولیا شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز ہیں۔

- رحمتہ للعالمین راحۃ العاشقین شفیع للمذنبین علیہ وسلم کیساتھ امام الزاہدین والعارفین حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی نور اللہ مرقدہ، حنفی دیوبندی کے عشق و محبت کے چند واقعات پیش خدمت ہیں:

۱۔ ہمارے گھر واقع اٹک شہر کے چھوٹے سے صحن میں کھجور کا ایک درخت ہے عرصہ دراز سے اس پر کوئی پھل نہیں آتا۔ میں نے ایک دن حضرت لباجی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ لباجی! اس پر کوئی پھل تو آتا نہیں اجازت ہو تو اسے نکال دیں حضرت نے فرمایا۔ نہ بیٹا نہ۔ ہمیں پھل کی ضرورت نہیں یہ تو میں آخری حج * کیلئے گیا تھا تو مدینہ منورہ کی کھجوریں لایا تھا اس کی گٹھلی زمین میں گاڑھی ہے یہ وہی پودا ہے۔ صبح سویرے جب نماز کیلئے جاتا ہوں تو اس درخت کی

زیارت کر لیتا ہوں کہ الحمد للہ مدینہ منورہ کی کھجور کی زیارت کر لی ہے۔

میرے قیام سعودی عرب کے دوران ایک دفعہ فرمایا :

۲۔ جب روضہ ءاطہر پر حاضری نصیب ہو تو صلوٰۃ و سلام کے بعد یہ عرض کرنا : اے اللہ کے نبی ﷺ میں قاضی محمد ارشد الحسینی آپ کا ایک گنہ گار اور حقیر امتی آپ کے در اقدس پر حاضر ہوں اور میں آپ کے سامنے اپنے ایمان کی تجدید کرتا ہوں اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له' وا شهد ان محمداً عبده و رسوله' آپ میرے اس ایمان کے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گواہ ہونگے۔

۳۔ دوران سفر عمرہ مکہ مکرمہ میں ایک دن فرمانے لگے گاڑی نکالو! عرفات کی طرف چلتے ہیں میں نے عرض کیا ابا جی! حج کے علاوہ تو عرفات 'منیٰ' مزدلفہ میں کوئی نہیں ہوتا۔ حضرت نے فرمایا تم چلو تو سہی۔ چنانچہ جب ہم روانہ ہوئے تو فرمانے لگے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ تک ہر نبی نے حج فرمایا ہے اور حج انہیں مقامات پر ہوتا ہے باقی نقشے وغیرہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں لیکن یہ پہاڑ وہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے ہر نبی علیہ السلام نے دیکھا ہے اور خصوصاً سرکارِ دو عالم ﷺ نے تو بارہا ان پہاڑوں پر رحمت کی نظر ڈالی ہے اسلئے ان پہاڑوں کو جی بھر کر دیکھ لو۔ اس ارادے سے کہ ہماری نظر انہی مبارک پہاڑوں پر پڑ رہی ہے جن پر ہر نبی علیہ السلام کی مبارک اور رحمت والی نظر پڑی تھی۔

۴۔ ربیع الاول کا مہینہ وہ مبارک اور سعادت والا مہینہ ہے جس میں باعث تخلیق کائنات' مفخر موجودات محبوب رب الارض والسموات نبی الانس والجنات رحمت کائنات ﷺ کی آمد آمد ہوئی۔ اس نسبت سے حضرت ابا جی رحمتہ علیہ اس ماہ مبارک کو ربیع المنور فرماتے اور لکھتے۔

۵۔ ایک دفعہ مسجد نبوی علیٰ صاحبھا الف الف تحیۃ و سلاماً میں بیٹھے تھے۔ میں کسی کام سے جانے لگا تو فرمایا ارشد! جب تم واپس آؤ گے تو میں ابو ہریرۃؓ کے سامنے بیٹھا ہونگا۔ میں حیرانگی سے دیکھنے لگا تو انتہائی شفقت کیساتھ تبسم فرماتے ہوئے فرمانے لگے۔ کہ وہ دیکھو! مسجد نبوی علیٰ

---

* حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے تین حج فرمائے اور ۲ دفعہ سفر برائے عمرہ ایک حج 1939ء میں دوسرا 1952ء اور تیسرا 1974ء

صاحبھا الف الف تحیۃ و سلاماً کے پہلے بر آمدے کی پیشانی پر پہلا نام ابو ہریرہ ؓ کا لکھا ہے بس میں اسی کے سامنے بیٹھا ہوں گا۔

سبحان اللہ! کیا شان محبوبیت ہے اور کیسے نرالے انداز عشق ہیں؟ یہ کتابوں میں نہیں ملتے بلکہ پاکیزہ سینوں میں القاء ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہر ایک دفعہ میں نے امیر التبلیغ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نور اللہ مرقدہ' کو عین اسی جگہ اسی مقام پر بیٹھے دیکھا۔

۶۔ اپنا بھی یہ معمول تھا اور ہر زائر حرم کو فرماتے بھی تھے کہ زیادہ سے زیادہ وقت حرمین الشریفین کے اندر گزارو چنانچہ خود بھی جب مدینہ طیبہ میں قیام فرماتے تو نماز تہجدؔ کیلئے مسجد نبوی میں داخل ہوتے اور نماز عشاء ادا فرما کر باہر تشریف لاتے اور عجیب بات یہ ارشاد فرماتے کہ حرمین الشریفین میں تلاوت کلام پاک تسلسل سے کرنے رہیئے جتنی بار تکمیل کر سکو بہتر ہے۔ نیز جب واپسی کا ارادہ ہو تو قصداً چند پارے چھوڑ دو اور دعا یہ کرواے اللہ! میں تیرے اس کلام مجید کی تکمیل تیرے گھر اور تیرے نبی کے در پر ہی آکر کرونگا تو اسے اللہ تعالیٰ پھر حرمین الشریفین میں پہنچائے گا۔

۷۔ ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۹۸۴ء مدینہ مسجد اٹک میں اعتکاف فرما رہے تھے تو یہ خواب دیکھا:
ایک دن معتکف میں سید دو عالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو میں نے عرض کیا حضور ﷺ! میں بیٹھے بیٹھے درود شریف پڑھتے پڑھتے تھک جاتا ہوں اجازت ہو تو تکیہ لگالیا کروں؟ آپ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا: تجھے اجازت ہے۔ الحمد للہ

۸۔ اسی محبت و عشق کا اثر تھا کہ حضرت ابا جیؒ کے قلم سے امام الانبیاء المرسلین ﷺ کی حیات طیبہ پر ایسی کتاب منظر عام پر آئی جس کے مطالعہ سے کئی عشاق نبی ﷺ کو زیارت نصیب ہوئی۔ اور خاص کر اکابرین دیوبند نے ایسا خراج تحسین پیش کیا جو کم ہی کسی کے نصیب میں آیا ہوگا۔ چنانچہ صرف تین اکابر کی رائے گرامی پیش کیجاتی ہیں۔ (۱) حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے خلیفہ ارشد سراپا خیر مولانا خیر محمد صاحب جالندھری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "مطالعہ کی برکت سے احقر اپنے قلب میں بھی محبت نبویؐ میں ترقی واضافہ محسوس کرتا ہے"۔

(۲) مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ سابق مفتی دار العلوم دیوبند نے

فرمایا۔ "مجھے بھی اس سے بڑا نفع پہنچا۔ دل سے دعا نکلی"

(۳) حضرت رائپوریؒ کے خلیفہ ارشد اور علامہ انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ' کے تلمیذ رشید حضرت محمد انوری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا " عجیب اتفاق ہے رحمت کائنات دیکھ رہا تھا غالباً ۳ رمضان المبارک تھا۔ دوپہر کا وقت تھا قیلولہ کیا۔ آنحضرت سرور کائناتؐ کی زیارت مبارک سے مشرف ہوا کچھ صحابہ کرام ساتھ تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت انسؓ، حضرت ابن عمرؓ کا نام یاد رہ گیا ہے حیات النبی ﷺ کے مسئلہ کی تحقیق پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بشارتیں سنائیں۔

۹۔ اس مبارک کتاب کا نام بھی عجیب لذت و مٹھاس والا رکھا "رحمت کائنات" اس کتاب کی پہلی طباعت کے وقت حضرت لاجیؒ نے مندرجہ ذیل خواب دیکھا۔ حضرت فرماتے ہیں :

نومبر 1957 ربیع الاول ۷ے۱۳ھ ایبٹ آباد اپنے سکونتی مکان میں شام کا کھانا کھا کر قبل از نماز عشاء چارپائی پر لیٹا ہوا تھا کہ بین النوم و الیقظه (نیم خوابی) کی حالت میں جمال رحمت دو عالم سے مشرف ہوا آپ نے فرمایا۔ "تمہارے مضمون کو میں نئی ترتیب دے رہا ہوں۔ تاکہ اسکو انبیاء علیہم السلام کی مجلس میں پیش کروں۔"

۱۰۔ حضرت لاجیؒ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین متین کی بہت خدمت لی یہ اسی محبت و عشق رسول ﷺ کا اثر تھا کہ آپ نے اسی رحمت کائنات میں تحریر فرمادیا :

روز قیامت ہر کسے دردست دارد نامہ اے
من نیز حاضر مے شوم اوراقِ رحمت دربغل

ترجمہ : قیامت کے دن ہر آدمی اپنا اپنا نامہ اعمال تھامے ہوئے حاضر ہوگا اور یہ گنہ گار رحمت کائنات کے اوراق بغل میں دبائے ہوئے حاضر ہوگا ان شاء اللہ۔

اسی عشق و محبت کے جذبے سے سرشار جب سفرِ آخرت کی تیاری ہوئی تو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اپنی لوحِ مزار پر یہ کلمات لکھنے کا حکم فرما کر اپنے رحیم و کریم اللہ کے سامنے حاضر ہوگئے۔

"رحمت کائنات" کا مصنف رب کائنات کے حضور میں۔"

تلك عشرة كاملة   رحمتہ اللہ علیہ رحمۃً کاملۃً واسعۃً